© rasailojaraid.com

"تحریک اسلامی" نے جنم لیا۔ جمیعت علماء اسلام تین حصوں میں تقسیم ہوئی۔ درخواستی گروپ، سمیع الحق گروپ، سپاہِ صحابہ اور اب پاکستان شریعت کونسل اسی انتشار کی واقعاتی اور ناقابل تردید شہادتیں ہیں۔ جمیعت علماء پاکستان میں مولانا شاہ احمد نورانی کی جمہوری سیاست بازی کے نتیجہ میں نیازی گروپ بنا مگر تحریک منہاج القرآن دعوت و تبلیغ اور تعلیم کے محاذ پر مصروف عمل ہے۔ جمیعت اہل حدیث پروفیسر ساجد میر کے "جمہوری" ہونے کی وجہ سے جمیعت علماء اہل حدیث تولد پذیر ہوئی اور اب تیسرا گروپ "لشکر طیبہ" کے نام پر دعوت و ارشاد کے کام میں سرگرم ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرلینے میں نہ تو بخل سے کام لینا چاہیے اور نہ ہی شخصی وقار کا مسئلہ بنانا چاہیے کہ موجودہ اور مروّجہ نظامِ جمہوریت کافرانہ اور مشرکانہ نظام ریاست وسیاست ہے۔ ہماری تباہی اسی نظام کو قبول کرنے سے ہوئی ہے۔ آج یہ نظام دم توڑرہا ہے اور اسلام زندہ ہورہا ہے۔ پاکستان میں نفاذ اسلام کی تحریک کا مستقبل روشن نظر آرہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیپلز پارٹی جیسی لادین جماعت کی سربراہ بے نظیر زرداری نے لاہور کی ایک تقریب میں برملا کہہ دیا ہے کہ "ہم انتخابات سے تھک چکے ہیں۔ اب پاکستان میں بھی طالبان آئیں گے۔" عوام جمہوریت کو گالیاں دے رہے ہیں اور حال ہی میں پاکستان کے ناکام ترین لادین سیاست دان ایئر مارشل (ر) اصغر خان کی قیادت میں نام نہاد ترقی پسندوں کی بارہ جماعتوں کے اتحاد کا معرض وجود میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ جمہوریت اور جمہوریت زادے دونوں تباہ ہوگئے ہیں۔ گیدڑوں کی موت آئی ہے اور وہ شہر کو بھاگ رہے ہیں۔ جو جماعت بھی انتخابات میں ناکام ہوتی ہے وہ جمہوری نظام کی ناکامی کا گلہ کررہی ہے۔ لگتا ہے اب یہاں کوئی نیا تجربہ ہونے والا ہے۔ تاہم جمیعت کے تازہ فیصلے سے یہ بات الم نشرح ہوگئی ہے کہ جمہوریت نے نہ صرف پاکستان کی دینی جماعتوں کو تباہ و برباد کیا ہے بلکہ لادین جماعتیں بھی بار بار کے تجربے کے بعد اس سے مایوس ہوگئی ہیں۔ اور باری باری سب جماعتیں انتخابی عمل اور سیاست سے کنارہ کش ہورہی ہیں۔ دراصل یہ نظام ہی غیر فطری ہے ہمارے دین، کلچر اور مزاج کے خلاف ہے۔ اسے قبول کرکے وہی کچھ حاصل کیا جاسکتا تھا جو کرچکے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ جماعتیں پاکستان میں "نفاذِ اسلام" کی قدرِ مشترک پر اکٹھی ہوکر ایک قافلہ ترتیب دیں۔ اور سابقہ سیاسی طرزِ عمل کی طرح لادین سیاست دانوں کا بغل بچہ، مغبچہ، یا "ویٹ لفٹر" بننے کی بجائے خود اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں۔ اگرچہ یہ ایک خواب ہے لیکن...... اگر یہ سہانا خواب شرمندۂ تعبیر ہوجاتا ہے تو پاکستان میں دینی قوتوں کے تحریکی عمل کی صحیح سمت متعین ہوجائے گی اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو......ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

تحریک طالبان ..... اسلامی افغانستان کی معمار

حال ہی میں خبر آئی تھی کہ افغانستان کے چھے شمالی صوبوں پر قابض ازبک ملیشیاء کے کمانڈر جنرل دوستم اپنے ہی ایک دست راست جنرل عبدالمالک کی بغاوت کے نتیجے میں اقتدار سے محروم ہوئے اور فرار ہوکر ترکی پہنچ گئے۔ تحریک طالبان عصر حاضر میں قدرت کا سب سے بڑا اور حیرت انگیز کرشمہ ہے۔ کمیونسٹ روس کے افغانستان پر جارحانہ قبضہ کے بعد گیارہ سال تک کفر و الحاد کے خلاف جہاد کرنے والے افغانی مسلمانوں کی امیدیں اب انہی سے وابستہ ہیں۔ بدقسمتی سے افغانستان سے روس کی واپسی کے بعد یہاں کے جہادی لیڈر شخصی جنگ کا شکار

© rasailojaraid.com